REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ ۹ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰ /

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۳ تبوک ۱۳۳۸ ھش ۱۳ ستمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۱۷

بھارت چین کے خلاف طاقت کے مظاہرے سے احتراز کرے گا۔ پنڈت نہرو کا بیان

پاکستان سے ہندوستان کے تعلقات بہتر ہو گئے ہیں

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل اعلان کیا کہ بھارت کمیونسٹ چین کے خلاف طاقت کے استعمال سے احتراز کرے گا۔ آپ نے اپنی پریس کانفرنس میں بتایا کہ صدر ایوب سے میری ملاقات کے بعد پاکستان اور ہندوستان کے تعلقات بہتر ہو گئے ہیں۔ پنڈت نہرو نے چین اور بھارت کی سرحدی جھڑپوں کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ ان جھڑپوں سے پیدا شدہ صورت حال کی وجہ سے بھارت کسی کے ساتھ فوجی اتحاد نہیں کرے گا۔ آپ نے ان جھڑپوں سے متعلق تاس ایجنسی کی اطلاع کا بھی ذکر کیا اور کہا تاس کا تبصرہ بڑا اچھا تعاون ظاہر ہے کہ اس نے حکومت روس کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ پنڈت نہرو نے لانگ جو نامی چوکی کا ذکر کیا۔ جس پر چینی فوج قابض ہے۔ اور کہا بھارت طاقت کا مظاہرہ کرنے سے احتراز کرے گا۔ جب آپ سے بیچ بچاؤ کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ نے کہا کہ میں نے بیچ بچاؤ کا ذکر کیا تھا۔ تو میرا مقصد سرحد کی معمولی کانٹ چھانٹ تھی۔ میرا ہرگز یہ مقصد نہ تھا۔ کہ کسی اہم معاملے میں بیچ بچاؤ پر رضامندی ظاہر کی جائے۔ (باقی صفحہ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کا

اپنی صحت کے متعلق ارشاد

"میں اپنی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ پہلے سے بہت بہتر محسوس کرتا ہوں" الحمد للہ

ربوہ ۱۲ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ۱۲ ستمبر کے الفضل میں اپنی صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ ملاحظہ فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا:۔

"اخبار میں اعلان کر دیا جائے کہ بیشک آج مجھے ٹانگ میں درد کی شکایت نسبتاً زیادہ رہی ہے لیکن اس کے باوجود میں اپنی طبیعت پہلے سے بہت بہتر محسوس کرتا ہوں۔ آج معمول کے مطابق میں سیر کے لئے بھی گیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں مجھے بہت آرام محسوس ہوا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ڈاکٹری نقطۂ نگاہ سے یہ رپورٹ درست ہو گی۔ لیکن جہاں تک میری اپنی طبیعت کا سوال ہے مجھے اپنی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

کل مجھے کچھ بے چینی اور اعصابی ضعف کی بے شک تکلیف رہی۔ لیکن میں نے اسے برداشت کیا۔ اور اب میری طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ دوستوں کو اس بارہ میں کسی قسم کی تشویش نہیں ہونی چاہیئے"

(خاکسار۔ محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۱۲ ستمبر بوقت ۹½ بجے صبح — کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طور پر بہتر رہی۔ بعد دوپہر کچھ اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ ٹانگ کی درد کو افاقہ رہا۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے — احباب جماعت نہایت التزام کے ساتھ حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۹½ بجے صبح ربوہ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۹ء

سفر پر پابندیاں ختم کرنے کی ضرورت

پریس کانفرنس میں پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ میری اور صدر پاکستان کی حالیہ ملاقات کی وجہ سے دونوں ملکوں کے تعلقات کے لئے زیادہ صحت مند فضا پیدا ہو گئی ہے۔ پنڈت نہرو کل ایک پریس کانفرنس میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ حال ہی میں دونوں ملکوں کی مشترکہ سرحد پر جو فائرنگ ہوئی ہے اسے کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ آپ نے دونوں ملکوں میں سفر پر عائد شدہ پابندیوں کو رفع کرنے پر زور دیا۔ آپ نے کہا کہ دونوں ملکوں کے شہریوں اور اخباری نمائندوں کو ایک دوسرے کے ہاں آزادانہ گھومنے پھرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اور مواصلات اور اطلاعات کی رکاوٹیں دور کر دینی چاہئیں۔

تیل صاف کرنے کے کارخانے کے متعلق معاہدہ

کراچی ۱۲ ستمبر۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ کراچی میں تیل صاف کرنے کے کارخانے کے قیام کے بارے میں اسی مہینے حکومت پاکستان اور بعض غیر ملکی فرموں میں معاہدہ ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں کل دوبارہ بات چیت شروع ہو گئی ہے۔ اس کارخانے میں سالانہ پندرہ لاکھ ٹن ناصاف تیل صاف ہوا کرے گا جس سے پاکستان کی ضروریات پوری ہو جایا کریں گی۔ اس کارخانے سے سالانہ دو کروڑ ستر لاکھ روپے کے زرمبادلہ کی بچت ہوا کرے گی۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں ایفائے عہد سے متعلق اسلامی تعلیم پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں احباب جماعت کو چندہ تحریک جدید کے وعدے جلد پورے کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۹ء

فرقہ عنانیہ

ہمارا خیال تھا کہ شیخ محمد طفیل صاحب اب خاموش ہو جائیں گے مگر وہی بات ہوئی کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آپ نے "تیلی بے تیلی تیرے سر پر کولھو" قسم کا ایک بھاری بھر کم مضمون پیغام صلح کے تین چار صفحوں پر رکھدیا ہے۔ حالانکہ بحث صرف اتنی ہے کہ آیا ایسا کوئی فرقہ ہوا ہے یا نہیں جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا درجہ گھٹا کر آپ کو نبی اللہ نہیں بلکہ صرف ولی اللہ خیال کرتا ہے۔ مولوی ابوالعطاء صاحب اور دوسرے احمدی علماء نے ایک ایسے فرقہ عنانیہ کی نشاندہی کی ہے۔

ان علماء کی غرض صرف اتنا ثابت کرنا تھا کہ ایسے فرقے ہوئے ہیں جو پیغامی دوستوں کی طرح انبیاء علیہم السلام کے درجہ کو گھٹا کر مانتے ہیں۔ چنانچہ فرقہ عنانیہ کے متعلق مولوی ابوالعطاء صاحب نے دیگر حوالوں کے علاوہ ایک حوالہ یہ بھی دیا جو ہم کئی بار الفضل میں پہلے بھی شائع کر چکے ہیں۔ اور آج پھر یہاں نقل کرتے ہیں:۔

"فرقہ عنانیہ۔ یہ لوگ عنان بن داؤد راس الجالوت کی طرف منسوب ہیں۔ یہ باقی یہود سے سبت اور عیدوں کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں۔ اور پرندے ہرن اور مچھلی کھاتے ہیں۔ گردن کے الٹی طرف سے ذبح کرتے ہیں۔ حضرت عیسےٰؑ کے مواعظ اور تمثیلی بیانات کی تصدیق کرتے ہیں ان کا مذہب ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے تورات کی ذرہ بھر مخالفت نہیں کی۔ بلکہ انہوں نے اسے قائم کیا ہے۔ اور لوگوں کو اسی پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی ہے۔ حضرت عیسےٰؑ بنی اسرائیل میں سے اولاد کے تابع اور حضرت موسےٰؑ پر ایمان لانے والے تھے۔ ہاں یہ لوگ حضرت عیسےٰؑ کی نبوت اور رسالت کو نہیں مانتے۔ ان میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام نے ہرگز دعویٰ نہ کیا تھا۔ وہ خدا کے بھیجے ہوئے نبی ہیں یا یہ کہ وہ موسوی شریعت کو منسوخ کر کے نئی شریعت لائے ہیں۔ بلکہ عیسےٰؑ تو برگزیدہ اولیاء اللہ میں سے تھے۔ جو احکام توریت کے تابع تھے انجیل ان پر نازل شدہ کتاب نہیں۔ اور نہ وہ خدا کی وحی ہے۔ بلکہ وہ ان کے حالات کا از ابتداء تا آخر ایک مجموعہ ہے۔ جو چاروں حواریوں نے جمع کیا ہے۔ وہ کتاب منزل کیسے ہو سکتی ہے فرقہ عنانیہ والے کہتے ہیں کہ یہودیوں نے حضرت مسیح پر ظلم تو یہ کیا کہ ان کے دعوے کے پہچانے بغیر ان کی تکذیب کر دی اور آخری ظلم یہ کیا کہ ان کے انجام کو جانے بغیر انہیں قتل کر دیا۔ توریت میں مشیحا کا بارہا ذکر آیا ہے وہی مسیح ہے۔ مگر اس کے نبی ہونے کا ذکر کہیں نہیں ہے نہ ہی اس کے شرع ناسخ لانے کا ذکر ہے۔ ایسا ہی فارقلیط کا ذکر ہے۔ جو ایک عالم انسان کو کہتے ہیں اور اس طرح یہ ایک ہیں۔"

(الملل والنحل للشہرستانی حاشیہ الفصل فی الملل والنحل ابن حزم جلد ۲ صفحہ ۵۵-۵۶ مطبوعہ مصر)

جیسا کہ ہم نے کہا ہے احمدی علماء کے پیش نظر صرف یہ بنیادی بات ثابت کرنی تھی کہ ایسے فرقے بھی ہوتے ہیں جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا درجہ گھٹا کر ان کو نبی اللہ کی بجائے ولی اللہ مانتے تھے اور بس۔ یہ بنیادی غرض تھی اس کے سوا باقی جو کچھ بھی کسی نے کہا ہے وہ غیر متعلق ہے اصل مقصود نہیں ہے۔ اس لئے اس پر بحث کج بحثی ہے۔

مندرجہ بالا حوالہ صاف تھا اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے شیخ محمد طفیل صاحب کو چاہیئے تھا کہ ثابت کرتے کہ دنیا میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی کا درجہ کسی نے گھٹایا ہو۔ ہمیشہ غلو ہی کیا ہے۔ جیسا کہ پولوسی عیسائیوں نے کہا کہ آپ کو خدا تعالےٰ یا خدا تعالےٰ کا بیٹا بنایا یا یہ ثابت کرتے کہ یہ حوالہ جھوٹا ہے۔

مگر چونکہ شیخ صاحب یہ دونوں باتیں ثابت نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے بزبان پنجابی ہر پہلو سے "پواڑے" ڈالنا شروع کر دیئے۔ پہلا "پواڑا" آپ نے یہ ڈالا کہ عنانیہ یہودیوں کا فرقہ ہے۔ عیسائیوں کا نہیں۔ ہم نے آپ کو کئی طریقوں سے سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ بنیادی سوال نہیں ہے۔ مگر آپ حوالوں پر حوالے پیش کرتے چلے گئے۔ ہم نے سمجھایا کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کوئی ایسا فرقہ ہے جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو نبی اللہ نہیں بلکہ صرف ولی اللہ مانتا ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ خود اپنے آپ کو یا دوسرے اس کو یہودیوں کا فرقہ کہتے ہیں یا عیسائیوں کا۔

ہم نے آپ کو یہ بھی سمجھانے کی کوشش کی کہ یہودی یا بنی اسرائیل نسلاً ایک قوم ہے۔ اسی قوم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام نازل ہوئے اور آپ کے آنے پر اس کے دو گروہ ہو گئے۔ ایک وہ جنہوں نے آپ کو مان لیا۔ اور ایک وہ جنہوں نے آپ کا انکار کر دیا۔ یہودی قوم میں سے جس طائفہ نے آپ کو نہ مانا وہ یہودی ہی کہلائے اور جنہوں نے مان لیا وہ ازروئے قرآن کریم یہودی نہیں رہے۔ اس کے بعد قرآن کریم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے تعلق میں یہودی کا خطاب ہمیشہ اسی طائفہ کی طرف ہے۔ جس نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو ماننے سے انکار کر دیا۔ ظاہر ہے کہ قرآن مجید کی رو سے کوئی فرقہ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نبی اللہ یا ولی اللہ مانتا ہے وہ اور جو کچھ بھی ہو ہو۔ مگر یہودی نہیں ہو سکتا چنانچہ آنحضرت صلعم کے عہد میں جو یہودی تھے وہ وہی تھے جنہوں نے انکار کیا تھا اور آج تک یہودی وہی قوم کہلاتی ہے جو آپ کا انکار کرتی ہے۔ جو بھی آپ کو نبی اللہ یا ولی اللہ مانے گا۔ وہ یہودیت سے باہر ہو جائے گا خواہ نسلاً وہ یہودی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ قرآن مجید کا قائم کردہ معیار ہے۔ اس کے علاوہ پہلے بھی یہودیوں سے بڑی بڑی بغاوتیں ہوئی ہیں۔ وہ الگ بات ہے۔ قرآن کریم میں ان کا بھی ذکر آتا ہے۔ بیشک یہودی قوم کی برائیاں گنوانے کے لئے قرآن مجید نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے پہلے یہودیوں کی بھی مثالیں دی ہیں لیکن اس سے مسئلہ زیر بحث میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

کتنی سیدھی بات ہے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ شیخ محمد طفیل صاحب کو حوالے نکالنے کا تو خبط ہے۔ مگر سمجھنے کی صلاحیت نہیں۔ جہاں تک حوالوں کا سوال ہے آخر کیا وجہ ہے کہ محولہ بالا حوالے کو ترجیح نہ دی جائے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ اسلامی لٹریچر کے ایک وقیع حوالہ کو مستشرقین کے مقابلہ میں زیادہ قابل اعتبار نہ سمجھا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ مستشرقین مشرقی علوم مذاہب اور تاریخ کے متعلق اپنے خاص زعمات رکھتے ہیں۔ اگر ان لوگوں پر اعتماد کیا جائے تو آنحضرت صلعم اور اسلام کے متعلق جو عجیب عجیب باتیں انہوں نے کہی ہیں وہ بھی صحیح ماننی چاہئیں۔

المختصر احمدی علماء کا مطلب صرف یہ تھا کہ کسی ایسے فرقہ کی نشاندہی کی جائے جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا درجہ گھٹاتا ہے۔ انہوں نے اسلامی لٹریچر سے ایک نہایت معتبر حوالہ پیش کیا ہے۔ آپ ادھر ادھر کی باتیں کر کے اس کے نتیجہ سے بچنے کی کوشش لاحاصل ہے۔

سوال صرف یہ ہے کہ کیا ایسا کوئی فرقہ ہوا ہے جو سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا درجہ گھٹا کر آپ کو نبی اللہ نہیں بلکہ ولی اللہ مانتا تھا۔ ایسے فرقہ کا وجود محولہ بالا حوالہ سے ثابت ہے۔ کہ حضرت پیغامیوں کے پیش رو پہلے بھی ہو چکے ہیں۔ اسلامی لٹریچر سے احمدی علماء نے ایک جید حوالہ پیش کر دیا ہے۔ اس حوالے کی تہ تو انگریزی ڈکشنریاں کھنگالنے سے اور نہ انگریزی بحرالعلوم میں غوطہ لگانے سے تردید ہو سکتی ہے۔

اس طرح مماثلت ظاہر ہے کہ
فرقہ عنانیہ حضرت مسیح علیہ السلام کو نبی اللہ نہیں بلکہ ولی اللہ مانتا ہے
اسی طرح جس طرح
فرقہ پیغامی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اللہ نہیں بلکہ ولی اللہ مانتا ہے۔

تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ
۲۰ ستمبر ہے

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر مقرر ہے۔ مقامی مجلس عاملہ انصار اللہ کی منظوری حاصل کر کے از راہ کرم ایسی تجاویز جلد مرکز میں بھجوا دی جائیں۔ جن کی وجہ سے ہم دینی اور تربیتی فرائض کو بہتر طریق پر سر انجام دے سکیں۔

قائد عمومی
انصار اللہ مرکزیہ

ساٹھ لاکھ روپیہ سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی عظیم الشان مہم

غلبۂ اسلام کیلئے تحریکِ جدید کا شاندار کارنامہ

— ازمکرم چودھری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ —

ہمارے اولوالعزم امام اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ نے اکتوبر ۱۹۳۴ء میں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ اور حضور نے اعلان فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلا دیا جائے لہذا میں اپنے مبایعین سے کہتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ عہد کریں کہ اسلام کا جھنڈا کبھی سرنگوں ہونے نہیں دیا جائے گا۔ اس کام کے لئے مجھے اس وقت صرف ۲۷ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس عہد کا نام "تحریکِ جدید" ہوگا۔ اور یہ تحریک تین سال کے لئے ہوگی۔ اور اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تحریک کے نتائج نکلنے شروع ہو جائیں گے۔

یہ تحریک جبری نہیں ہوگی۔ ہر شخص طوعی طور پر اس میں حصہ لے۔ کم سے کم پانچ روپے اس کے لئے چندہ دینا ہوگا۔ اور شرط یہ ہوگی۔ کہ جو شخص چندہ عام یا حصۂ وصیت کی باقاعدہ ادائیگی نہیں کرتا۔ اس سے اس تحریک کے لئے چندہ نہیں لیا جائے گا۔ کیونکہ جو شخص پہلے سے جاری شدہ کاموں کے لئے باقاعدہ چندہ نہیں دیتا۔ اس کا اس طوعی قربانی میں حصہ لینا جائز نہیں۔

پانچ روپے کہاں سے آئیں گے

حضور نے فرمایا:۔

اس پانچ روپیہ کے لئے بھی میں تم پر کوئی بوجھ نہیں ڈالتا۔ صرف یہی کہتا ہوں۔ کہ ایک کھانا کھاؤ۔ سادے کپڑے پہنو۔ سستی دوائیاں استعمال کرو۔ سنیما اور تھیٹر وغیرہ کے قریب تک نہ جاؤ۔ دعوتوں اور مہمان نوازیوں میں اسراف سے کام نہ لو۔ عیش و عشرت کے سامانوں سے پرہیز کرو۔ بیکار ہرگز نہ رہو

اگر تم میری ان باتوں پر عمل کروگے تو پانچ روپے کیا اس سے زیادہ روپیہ دینا بھی تمہارے لئے کوئی مشکل کام نہ ہوگا:۔

وقفِ زندگی

نیز حضور نے وقفِ زندگی کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

نیز جو نوجوان تم میں سے اپنے دلوں کے اندر اسلام کو دنیا میں پھیلانے کا جوش رکھتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کریں۔ اور یاد رکھیں کہ:۔

"وقف کے معنی ہیں بغیر کسی گزارہ کے کام کرنا۔ ہر قربانی سے کام کرنا۔ ذلیل سے ذلیل کام کرنا اور اطاعت سے کام کرنا ہے۔" (الفضل ۸ جنوری ۱۹۳۵ء)

اللہ اکبر

نیز فرمایا:۔

"اس وقت اسلام کی ترقی اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے پس جو میری سنے گا وہ جیتے گا اور جو میری نہیں سنے گا وہ ہارے گا جو میرے پیچھے چلے گا خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے۔ اور جو میرے راستہ سے الگ ہو جائے گا خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کر دیئے جائیں گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ جون ۱۹۳۶ء)

لبیک یا خلیفۃ اللہ لبیک

یہ آواز خدا تعالیٰ کے خلیفہ کی تھی۔ جو آج سے ۲۲ سال قبل قادیان سے مسجد اقصیٰ کے منبر سے مشیت الٰہی کے ماتحت بلند ہوئی۔ اور اس کا فوری جواب یہ تھا کہ آپ کے مخلص مبایعین نے ۲۷,۵۰۰ روپے کی بجائے ۹۷,۸۸۲ روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ دوسرے سال ۱,۰۸,۴۰۰ روپے اور تیسرے سال ۱,۳۴,۶۲۵ روپے یعنی ساڑھے بہتر ہزار روپے کی بجائے تین لاکھ ۴۰ ہزار پانچ سو تریپن روپے آپ کی خدمت اقدس میں پیش کرکے اپنے اخلاص کا نمونہ دکھلایا۔

چونکہ یہ تحریک خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت تھی۔ اور جماعت احمدیہ موید من اللہ جماعت تھی۔ لہذا اس تحریک کے ایسے شیریں ثمر اس عرصہ میں پیدا ہوئے کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کو مزید سات سال تک ممتد کر دیا۔ پھر ۹ سال اور بڑھا دیئے۔

پھر فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے اب اس تحریک کی برکات کا بچشم خود مشاہدہ کر لیا ہے۔ اس لئے اب جب تک ہماری جماعت دنیا میں باقی ہے اشاعت و تقویت اسلام کے لئے اس قربانی کو جاری رکھے۔

اخلاص کا شاندار نمونہ

اس وقت تک آپ کے مخلص مبایعین آپ کی اس تحریک پر ۶۰,۲۷,۸۱۷ روپے آپ کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ اور بیسیوں نوجوان اپنی زندگیاں آپ کے ہاتھ پر وقف کرکے دنیا کے مختلف ممالک و امصار میں اشاعت توحید و اعلائے کلمہ اسلام میں مصروف ہیں۔ اور دنیا پر ثابت کر چکے ہیں کہ اس وقت روئے زمین پر اگر کوئی جماعت اپنے امام کے ساتھ للٰہی اخلاص و محبت رکھتی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ اور اگر کوئی جماعت اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہے۔ تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

ایک غریب جماعت کا ساٹھ لاکھ روپیہ اشاعت اسلام میں خرچ کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ جب تک اخلاص و محبت و عشق نہ ہو۔ ایسی قربانیاں کون کر سکتا ہے۔ اس ساٹھ لاکھ روپیہ سے عظیم الشان خدمات اسلام اب تک سرانجام پا چکی ہیں۔ واقفین و مبلغین اسلام کی ایک جماعت تیار ہو گئی۔ قرآن شریف کے مختلف زبانوں میں تراجم کی اشاعت ہوئی۔ دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغی، تعلیمی و تربیتی مراکز قائم ہو گئے۔ یورپ و افریقہ و امریکہ میں مساجد و مدارس قائم ہوئے۔ اشاعت کتب کے علاوہ مختلف زبانوں میں اخبارات و رسائل شائع ہو گئے۔ ریزرو فنڈ قائم ہوا۔ اور اس طرح یہ مقدس تحریک نہایت ہی بابرکت ثابت ہوئی اور ہو رہی ہے۔ اس تحریک نے دنیا میں اسلام کی فتح اور غلبہ کی بنیاد رکھ دی اور جماعت احمدیہ کی خلافت ثانیہ کے ساتھ بے نظیر محبت و عقیدت کا ثبوت بہم پہنچا دیا:

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمہاری فتح تقوے سے ہے

"میں اپنی جماعت کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ ضرورت ہے اعمال صالحہ کی۔ خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے۔ تو وہ یہی اعمال صالحہ ہیں۔ الیہ یصعد الکلم الطیب (سورہ فاطر) خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لیکن فتح و نصرت اسی کو ملتی ہے۔ جو متقی ہو۔ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے۔ کان حقاً علینا نصر المومنین۔ مومنوں کی نصرت ہمارے ذمہ ہے۔ اور لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا۔ اللہ مومنوں پر کافروں کو راہ نہیں دیتا۔ اس لئے یاد رکھو کہ تمہاری فتح تقوے سے ہے۔ ورنہ عرب تو بڑے لیکچرار اور خطیب اور شاعر ہی تھے۔ انہوں نے تقوے اختیار کیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتے ان کی امداد کے لئے نازل کئے۔ تاریخ کو اگر انسان پڑھے تو اسے نظر آ جائے گا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جس قدر فتوحات کیں۔ وہ انسانی طاقت اور سعی کا نتیجہ نہیں ہو سکتا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک بیس سال کے اندر ہی اندر اسلامی سلطنت عالمگیر ہو گئی۔ اب ہم کو کوئی بتا دے کہ انسان ایسا کر سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون بھی ہوں۔ متقی کے معنی ہیں ڈرنے والا۔ ایک ترک شر ہوتا ہے اور ایک افاضہ خیر۔ متقی ترک شر کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور محسن افاضہ خیر کو چاہتا ہے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود ص ۱۷۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پاک تبدیلی

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں آتا ہے کونوا مع الصادقین کہ اے لوگو سچے اور خدا کے برگزیدہ لوگوں کی معیت اختیار کرو۔ ظاہر ہے کہ خدا کے نیک اور برگزیدہ لوگوں کے ساتھ ہونے سے انسان کے اندر روحانی انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ برائی دور ہو جاتی ہے اور نیکی قائم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بالعکس صورت ہے کہ بدوں کے ساتھ ہونے سے انسان بدی کا شکار ہو جاتا ہے کسی شاعر نے کیا ہی درست کہا ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

موجودہ زمانہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ (مشکوٰۃ) کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن کا نقش۔ یعنی اس کے حقائق اور معارف سے کوئی آگاہ نہ ہوگا۔ ایسے وقت میں خدا نے مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے آکر کیا پاک تبدیلی کی اس کے متعلق ذیل میں چند اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "میرے لئے یہ عمل کافی ہے کہ ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہ سے توبہ کی اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت میں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد ان میں بجائے خود ایک نشان ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۸)

(۲) "ہزارہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے ہیں کہ جن کے دلوں میں اس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دیدی۔ اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے وطنوں سے نکالے گئے اور دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے۔ اور ہزارہا ایسے ہیں کہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان کے دل محبت سے پر ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ اگر میں کہوں کہ اپنے مالوں سے دستبردار ہو جائیں یا اپنی جانوں کو میرے لئے فدا کر دیں تو وہ تیار ہیں۔ جب میں اس درجہ کا صدق اور ارادت اپنی جماعت کے اکثر افراد میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا! درحقیقت ذرہ ذرہ پر تیرا تصرف ہے۔ تو نے ان دلوں کو اس پر آشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور ان کو استقامت بخشی۔ یہ تیری قدرت کا نشان عظیم الشان ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۹)

اور حضور فرماتے ہیں:۔

(۳) "میں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے ..... میں اکثر دیکھتا ہوں کہ سجدہ میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں ناپاک دل کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۱)

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

(۴) "میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور خوشی کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی قسم کا اشارہ ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے واسطے اسی قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔"

(الحکم ۳۱ جولائی نیز ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

(۵) "میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں جو سچے دل سے میرے پر ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لاتے۔ اور باتیں سننے کے وقت ایسے روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندگان میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں .... ان کے چہروں پر اصحابؓ کے رنگ و اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں

(بقیہ صفحہ ۵ پر)

پروگرام سالانہ اجتماع بابت ۵۹ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ — ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر

پہلا اجلاس بعد نماز جمعہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۵۹ء

۳-۰۰ تا ۳-۳۵ — دعا و تلاوت قرآن مجید۔ نظم و عہد نامہ

۳-۳۵ تا ۴-۰۰ — صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب نمائندگان سے۔

۴-۰۰ تا ۴-۱۵ — شوریٰ کی سب کمیٹی کا اعلان۔

۴-۱۵ تا ۵-۴۵ — تقریری انعامی مقابلہ (معیار دوم) عنوانات کا اعلان پہلے کیا جا چکا ہے

نماز مغرب با جماعت و کھانا۔ بعد نماز مغرب شوریٰ کی سب کمیٹی کا اجلاس اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم کے متعلق ایک میٹنگ۔

بروز ہفتہ ۲۴ اکتوبر ۵۹ء

نماز فجر با جماعت۔ درس قرآن مجید۔ ناشتہ

۷-۳۰ تا ۷-۴۵ — تلاوت قرآن مجید و نظم

۷-۴۵ تا ۸-۱۵ — لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و شعبہ جات مرکزیہ کی سالانہ رپورٹیں

نوٹ:۔ ٹھیک ساڑھے سات بجے دینی معلومات کا پرچہ شروع کر دیا جائے گا۔ امتحان میں شامل ہونے والی بہنیں اور بچیاں وقت مقررہ پر جامعہ نصرت کالج میں پہنچ جائیں قلم دوات کاغذ اپنے ساتھ لائیں۔ دو گھنٹہ کا پرچہ ہوگا۔

۸-۱۵ تا ۹-۱۵ — نمائندگان کا خطاب۔ جو نمائندگان خطاب کرنا چاہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔

۹-۱۵ تا ۱۱-۰۰ — تقریری و انعامی مقابلہ (معیار اول) عنوانات کا اعلان پہلے کیا جا چکا ہے۔

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ — نصرت جونیئر ماڈل سکول کے بچوں کا پروگرام

کھانا۔ نماز ظہر و عصر

۳-۰۰ تا ۴-۰۰ — مجلس شوریٰ (اس میں صرف نمائندگان کو آنے کی اجازت ہوگی)

۴-۰۰ تا ۶-۰۰ — کھیلوں کا مختصر سا پروگرام جس میں صرف نمائندگان مقامی و بیرونجات شامل ہوں گی۔ پیغام رسانی کا مقابلہ بھی اسی وقت ہوگا

پروگرام شب بعد نماز عشاء

تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ

بروز اتوار ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء

۷-۳۰ تا ۷-۴۵ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۷-۴۵ تا ۹-۴۵ — فی البدیہہ تقریری مقابلہ اور مضمون نگاری کا مقابلہ

۹-۴۵ تا ۹-۵۵ — نظم

۹-۵۵ تا ۱۱-۱۵ — بیرونی لجنات کی رپورٹیں

۱۱-۱۵ تا ۱۲-۱۵ — تقسیم اسناد و انعامات۔

۱۲-۱۵ تا ۱-۱۵ — صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی الوداعی تقریر

دعا

مقابلہ میں شامل ہونے والیاں اپنے نام ۱۰ اکتوبر تک دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں نیز تحریری یا تقریری مقابلوں میں شامل ہونے والی بہنیں عنوان بھی ساتھ ہی تحریر کریں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

سید سلیم شاہ صاحب مورخہ ۶-۹-۵۹ بروز اتوار بمقام کنری سندھ میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نے لگاتار ۳۴ سال نہایت اخلاص سے سلسلہ کی خدمت کی اور قریباً ایک ماہ ہوا کہ وہ سروس سے ریٹائر ہوئے تھے۔ مرحوم جگر کی خرابی اور دمہ کے مریض تھے۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید محمد یونس)

ملتان ڈویژن میں تحریک ترقی دیہات

غلام رسول صاحب بی۔اے (ازتہ)

ترقی دیہات کی تحریک دیہات کی صدیوں پرانی فرسودہ روشوں کو جس عمدگی سے بدل رہی ہے اس سے انکار ممکن نہیں گاؤں کے باشندے جو ناخواندگی غربت اور بیماری کو اپنے مقدر کی انمٹ تحریر سمجھ بیٹھے تھے آج ایک خاموش انقلاب سے دوچار ہیں جو ان کی زندگی میں ناخواندگی غربت اور بیماری کو حرف غلط کی طرح مٹا دینا چاہتا ہے جس سے ان کے مستقبل کی تابناکی ایک زندہ جاوید حقیقت بن جائیگی۔

ملتان ڈویژن میں ترقی دیہات کی تحریک ان تمام خصوصیات کی حامل ہے جو اس تحریک کا طرۂ امتیاز ہیں۔ اس وقت ڈویژن میں سات دیہی ترقیاتی علاقے کام کر رہے ہیں۔ جو ملتان میں . . اور خانیوال ضلع منٹگمری میں پاکپتن اور چیچاوطنی، ضلع جھنگ میں چنیوٹ اور ضلع لائلپور میں لائلپور اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہیں۔ یہ ترقیاتی علاقے دیہاتی عوام کو ان کی پرانی ڈگر سے ہٹا کر دور جدید کی نئی کاوشوں سے روشناس کرانے میں مصروف ہیں۔

ترقیاتی افسران علاقوں کے سربراہ ہیں۔ جن کے . . تعاون کے لئے افسر تعلقات عامہ سپروائزر، اوورسیئر، انجینئر، دیہی ورکر، خواتین ورکر اور تعلیم بالغان کے ورکر تعینات کئے گئے ہیں ہر ضلع میں ضلعی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ہر مہینے منعقد ہوتا ہے۔ جس کی صدارت متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر کرتے ہیں۔ ان اجلاسوں میں پوری ترقیاتی سکیموں پر بحث و تمحیص کی جاتی ہے اور کئی ایک نئی سکیمیں منظور کی جاتی ہیں

تحریک ترقی دیہات میں سب سے اہم جذبہ "اپنی مدد آپ کرو" ہے جس کے اصول پر بے شمار امور سرانجام پاتے ہیں صرف ماہ اگست ۱۹۵۹ء کے دوران ملتان کے ترقیاتی علاقے میں کوٹلہ سادات کے باسیوں نے پانچ فرلانگ لمبی سڑک کی تعمیر کی تاکہ گاؤں کو بڑی سڑک ملتان بوسان روڈ سے ملا دیا جائے۔ بچ خرآباد کے لوگوں نے ۸×۹۰۰ فٹ لمبی سڑک کی مرمت کی۔ لطف آباد میں ۴۰۴ فٹ لمبی نئی سڑک بنائی گئی۔ خانیوال کے دیہی ترقیاتی علاقے میں چک ۱۹/۹ ، ۱۳۳/۱۶ ، ۹۰/۱۰ اور ۱۳۷/۱۵ میں ۱۰۹۲۰ فٹ لمبی سڑکوں کی تعمیر کی گئی۔ پاکپتن کے علاقے میں چک نمبر ۱۵/۱ وب اور ۹/۱ وب میں ایک ایک میل لمبی سڑکیں بنائی گئیں۔ نیز ان علاقوں میں تعمیر شدہ سڑکوں پر نو پکی اور سات کچی سڑک روڈ بکس بھی تعمیر کی گئیں۔ یہ کام جن پر دس ہزار روپے خرچ ہوتے دیہاتیوں نے "اپنی مدد آپ" کے اصول پر سرانجام دئے اور اس طرح ذرائع نقل و حمل میں خاطر خواہ اضافہ کر کے اپنی اقتصادی خوشحالی کی راہ ہموار کر لی۔

یہ علاقے جہاں لوگ تعلیم اور علم کے الفاظ سے بھی ناآشنا تھے۔ اب سکول تعمیر کر رہے ہیں۔ پاکپتن کے علاقے چک نمبر ۱/وب میں ایک پرائمری سکول کھول دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ تعلیم بالغان کا ایک مرکز بھی یہاں کام کر رہا ہے چک نمبر ۱/س پ اور ۷۴/ ڈب میں بالترتیب اکتالیس خواتین اور دس لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں چیچاوطنی کے دیہی ترقیاتی علاقے میں صوبائی حکومت نے لڑکیوں کا ایک پرائمری سکول کھولنے کی اجازت دی ہے جسے دیہی خاتون کارکن چلائیں گی۔ خانیوال کے چک نمبر ۱۵/۱۵ میں لوگوں نے درخواست دیکر ایلیمنٹری سکول کھلوایا ہے۔

گھریلو صنعتوں اور زمین کو ترقی دینے کے لئے بمداد باہمی کی انجمنیں دیہی ورکروں کی مدد سے ان دیہات کے رہنے والوں کی بڑی مدد امداد کر رہی ہیں۔ ملتان کے دیہی ترقیاتی علاقہ کے قصبہ مٹی تل میں ماہ اگست کے دوران ایک سوسائٹی قائم کی گئی اسی طرح ایک انجمن قصبہ بوہر میں قائم کی جا رہی ہے۔

دیہی کارکن سب سے زیادہ زور زرعی ترقی پر دیتے ہیں۔ ماہ اگست ۱۹۵۹ء کے دوران ان علاقوں میں "زیادہ غلہ اگاؤ" مہم کے سلسلہ میں ۴۰۴۲ نمائشی پلاٹ لگائے گئے جن کے ذریعے دو علی کٹائی، بہتر قسم کے کپاس اور دھان کے بیج کے فوائد بتائے گئے اسی طرح دیہاتیوں کو نمائشی مظاہروں کے ذریعے جدید آلات کشاورزی اور کیمیاوی کھاد کے طریق استعمال سے بھی روشناس کیا گیا۔

شجرکاری کی طرف بھی اس مدت میں خاص توجہ دی گئی۔ درخت کلب کے اقتصادی حالت میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ماہرین جنگلات کے اندازہ کے مطابق کسی ملک کا پچیس فی صد رقبہ جنگلات کے تحت ہونا چاہیئے جب کہ پاکستان میں یہ رقبہ بمشکل چار سے پانچ فی صد ہے۔ اس دولت کو بڑھانے میں دیہی ترقیاتی علاقے بہت کام کر رہے ہیں۔ خانیوال کے دیہی ترقیاتی علاقے میں بہت کام کر رہے ہیں۔ خانیوال کے دیہی ترقیاتی علاقے میں ہفتہ شجرکاری کے دوران ڈیڑھ لاکھ درخت لگانے کی سکیم محض اس وجہ سے پوری نہ ہو سکی کیونکہ محکمہ جنگلات صرف دس ہزار قلمیں فراہم کر سکا۔ اس کے علاوہ باغات کی طرف بھی خاصی توجہ صرف کی جا رہی ہے اور ان باغات کو کیڑوں سے بچانے کے لئے کیڑے مارنے کی دوائیاں وسیع پیمانے پر مفت چھڑکی جاتی ہیں۔ دیہی ورکر دیہات میں محکمہ زراعت کے شعبہ تحفظ اشجار کے عملے کے تعاون سے اہل دیہات کو فصلوں کو تباہ کن بیماریوں اور کیڑوں سے بچانے کے طریقوں سے بھی آگاہ کرتے ہیں۔ اور نمائشی پلاٹوں کے ذریعے ان دواؤں کا طریق استعمال بھی بتاتے ہیں

صحت و صفائی کی طرف بھی خاص توجہ دی جاتی ہے۔ لوگوں کو صاف ستھرا رہنے کی تلقین کی جاتی ہے اور ایسے علاقوں میں جہاں وبائی امراض پھوٹ پڑنے کا خدشہ لاحق ہو مختلف دوائیاں مفت بانٹی جاتی ہیں۔ لوگوں کو چیچک ہیضہ اور دوسرے امراض کے ٹیکے بھی لگائے جاتے ہیں۔ انسانی صحت و صفائی کے ساتھ ساتھ مویشیوں کی صحت و صفائی کی طرف بھی خصوصی توجہ صرف کی جاتی ہے۔ ماہ اگست ۱۹۵۹ء کے دوران پاکپتن خانیوال اور ملتان کے دیہی ترقیاتی علاقوں میں ۵،۳۳ مویشیوں کو مختلف امراض سے بچاؤ کے ٹیکے لگائے گئے اور ان کے لئے مفت دوائیاں بھی دی گئیں

ان علاقوں کی خواتین جو صدیوں سے پسماندگی کا شکار تھیں اب ملک کی ترقی میں مردوں کے برابر حصہ لے رہی ہیں اس کام میں ان کی معاون دیہی خواتین کارکن ہیں جو ان کو امور خانہ داری مثلاً صحت و صفائی، کشیدہ کاری۔ سینا پرونا لکھنا پڑھنا۔ مربے اور چٹنیاں بنانا اور بسکٹ اور سکوائش تیار کرنا سکھاتی ہیں نوجوان بھی اب حجروں، چوپالوں اور مشترکہ اجتماعی مرکزوں میں بیٹھکر گپ بازی میں وقت ضائع کرنے کی بجائے چاند تارا کلبوں یوتھ کلبوں اور اصلاحی کمیٹیوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اور اس طرح کلب کے مفید شہری بن رہے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع

۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۵۹ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع امسال ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۵۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہونا قرار پایا ہے جملہ خدام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے انتظام کے ماتحت اس موقعہ پر اپنے مرکز میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لاکر اجتماع کی برکتوں سے متمتع ہوں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

حاجی عبدالرحمان صاحب رئیس باندھی کے چھوٹے بھائی عبدالقادر صاحب نے امسال کراچی یونیورسٹی سے ایم اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ چنانچہ عزیز موصوف ایم اے سندھی یونیورسٹی بھر میں فرسٹ آئے ہیں۔ اللہ تعالے ان کو یہ کامیابی مبارک کرے اور سلسلہ کی مخلصانہ خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔

(غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ)

ولادت

مورخہ ۱۰/۹/۵۹ کو اللہ تعالے نے خاکسار کو اپنے فضل و کرم سے پہلی بچی عطا فرمائی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے نومولودہ کو خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ نیز زچہ اور بچہ کی صحت اور درازی عمر کیلئے بھی دعا فرمادیں۔ (خاکسار محمد نذیر مددگار کارکن دفتر الفضل)

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ

(۲)

نام	جماعت	نمبر
نسیم بشریٰ	جماعت ہشتم ربوہ	۲۷/۵۰
ناصرہ بیگم	〃	۲۵
صالحہ صدیقہ	〃	۲۲
صفیہ ناہید اختر	〃	۲۷
ناصرہ طاہرہ	〃	۱۸
نجمہ زینت	〃	۲۵
نعیمہ صدیق	〃	۴۸ دوم
طاہرہ نسیم	〃	۴۶
امۃ الحفیظ	〃	۴۱
ناصرہ بیگم	〃	۴۰
نعیمہ عبدالحمید صاحب	〃	۴۹ اول
بشریٰ فاطمہ	〃	۳۴
امۃ الجمیل	〃	۱۵
مبارکہ تسنیم	〃	۳۸
امۃ الوحید	〃	۴۰
امۃ الحفیظ	〃	۱۷
ساجدہ فضیلت	〃	۲۷
نسیم اختر	〃	۲۱
صفیہ پروین	〃	۱۷
سعیدہ عصمت	〃	۲۹
حمیدہ اختر	〃	۲۵
بشریٰ صدیقہ	〃	۲۲
رفیعہ رحمٰن	〃	۲۵
انیسہ طیبہ	〃	۲۳
اختری بیگم	〃	۲۹
راشدہ خانم	〃	۲۸
عائشہ صدیقہ	〃	۳۳
نسیم کوثر	〃	۲۵
امۃ الحمید باجوہ	〃	۲۵
امۃ العزیز	〃	۲۶
محمودہ آصفہ	〃	۲۲
جمیلہ ناہید	〃	۲۰
معراج نسیم	〃	۳۰
رشیدہ	جماعت ہفتم	۲۰
بشریٰ حمید ظریف	〃	۱۷
امۃ الرشید	〃	۳۷
راشدہ شہناز	〃	۲۶
نصیرہ	〃	۱۸
ناصرہ	〃	۱۹
خالدہ مسرت چوہدری	〃	۲۱
ریحانہ باجوہ	〃	۳۱
بشریٰ ناہید	〃	۳۰
آصفہ صدیقہ	〃	۱۷
رضیہ طلعت	〃	۲۸
کلثوم بیگم	〃	۱۷
منصورہ خانم	〃	۳۰
ثریا نسرین	〃	۲۶
عائشہ	جماعت ہفتم ربوہ	۱۹
محسنہ فردوس	〃	۲۷
صفیہ پروین	〃	۱۹
نسیم اختر	〃	۴۰
نفیسہ طلعت	〃	۳۱
کوثر تسنیم	〃	۲۳
بشرہ سلطانہ	〃	۱۴
بشریٰ بیگم	〃	۲۵
شگفتہ گل	〃	۱۸
امۃ المجید	〃	۳۴
سلیمہ بیگم	〃	۲۹
فرحت تسنیم	〃	۲۶
آمنہ بیگم شوکت	〃	۱۹
بشریٰ پروین	〃	۲۲
سیارہ حکمت	〃	۳۱
شاہدہ طلعت	〃	۱۷
سعیدہ بیگم	〃	۱۸
امۃ الباسط	〃	۲۹
امۃ الکریم	〃	۱۸
امۃ الوحید	〃	۲۲
امۃ الحی	〃	۱۷
امۃ الحکیم شریف	〃	۴۲
حمیدہ فیض	〃	۲۳
ناہید انجم	〃	۱۷
مسرت پروین	〃	۱۷
امۃ الرحمٰن	〃	۲۰
بشریٰ بیگم	〃	۲۵
ریحانہ سعید	〃	۱۸
سعیدہ خانم	〃	۲۰
حلیمہ زاہدہ	〃	۳۳
امۃ المنان	〃	۲۸
امۃ الجمیل	〃	۲۳
امۃ الشکور	〃	۱۹
قمر النساء	〃	۱۷
ناصرہ نسرین	〃	۱۹
خالدہ ادیب خانم	〃	۲۷
ذکیہ سیدونی	〃	۳۲
رفیقہ بیگم	〃	۱۷
امۃ الرؤف	〃	۳۴
طاہرہ	〃	۲۱
امینہ بیگم	〃	۱۹
شگفتہ منیر اختر	〃	۲۰
حنیفہ پروین	〃	۱۷
ساجدہ بیگم	〃	۱۷
عارفہ	〃	۲۰
امۃ الحی مبارکہ	〃	۱۸
بشریٰ پروین	〃	۲۷
امۃ الکریم	جماعت ہفتم	۳۰
مبشرہ ابراہیم	〃	۳۹
فہمیدہ بیگم	〃	۲۰
بشریٰ اختر	〃	۲۰
رشیدہ بیگم	〃	۱۹
رضیہ خاتون	〃	۲۸
شاہدہ نجمہ	جماعت ششم	۳۲
صغیرہ بیگم	〃	۱۹
نعیم سلطانہ	〃	۲۰
مبارکہ بیگم	〃	۲۵
امۃ الرشید طاہرہ	〃	۳۱
مسرت اسلام	〃	۴۰
امۃ الرحمٰن	〃	۱۷
بشریٰ رشید		۳۱
نادرہ بیگم	〃	۲۸
فریدہ حمید	〃	۳۶
قدسیہ تبسم	〃	۳۱
راشدہ رحمانی	〃	۲۹
ناصرہ نسرین	〃	۲۷
امۃ السلام نصرت	〃	۲۸
سعیدہ امۃ الوہاب	〃	۳۱
راشدہ بیگم	〃	۲۵
منیرہ	〃	۱۷
خالدہ اعظم	〃	۲۰
زبیدہ ضیاء	〃	۳۱
بشریٰ بیگم	〃	۲۹
امۃ الرحیم	〃	۲۴
انیسہ خانم	〃	۲۴
امۃ السلام غزالہ	〃	۴۱
سعیدہ مریم خان	〃	۴۹ اول
شہزادہ خانم	〃	۳۰
قدسیہ خانم	〃	۲۰
ریحانۃ البشریٰ روزی	〃	۲۴
صداقت آرا	〃	۲۱
نصرت نور جہاں	〃	۲۵
امۃ العزیز	〃	۱۹
امۃ المنان نصرت	〃	۴۷ سوم
مجیدہ اعظم	〃	۲۵
فرخندہ قمر	〃	۴۵
امۃ العزیز حبیب الرحمٰن	〃	۲۴
عارفہ عبدالکریم	〃	۲۹
ثریا سلیمہ	〃	۱۷
ثریا ناصرہ	〃	۳۲
نسیم اختر	〃	۲۱
آمنہ بیگم	〃	۱۹
طیبہ صدیقہ	〃	۴۱
طاہرہ پروین	〃	۲۴
ثریا بیگم	〃	۱۸
نعیمہ طاہرہ	〃	۴۶
نصیرہ مبارک	〃	۲۳
نسرین کوثر	〃	۳۱
راشدہ	جماعت ششم	۱۷
نصرت تنویر	〃	۳۴
رضیہ جمیل	〃	۳۲
بشریٰ نسیم	〃	۲۳
حفیظہ صادقہ	〃	۲۱
خالدہ پروین	〃	۲۱
امۃ الشافی	〃	۳۲
سلیمہ	〃	۴۰
امۃ الجمیل	〃	۱۷
حلیمہ سلطانہ	〃	۳۸
قدسیہ تسنیم	〃	۳۰
امۃ النور	〃	۳۸
ممتاز اختر	〃	۲۶
مبارکہ فردوس	〃	۲۴
خدیجۃ البشریٰ	〃	۲۴
مسعودہ	〃	۱۷
امۃ الرشید شمسہ	〃	۴۶
ماجدہ بیگم	〃	۱۸
امۃ المنان	〃	۱۷
امۃ اللہ باری	〃	۴۲
جمیلہ قاسم	〃	۲۱
منصورہ نازلی	〃	۴۶
رضیہ سلطانہ	〃	۱۸
بشریٰ پروین	〃	۱۹
شکیلہ اختر	〃	۳۰
مبارکہ شگفتہ	〃	۲۱
بشریٰ شاہدہ	〃	۱۸
صبیحہ طاہرہ	〃	۲۶
فردوس کشور	〃	۴۱
امۃ القیوم	〃	۲۴
بشیرہ بیگم	〃	۳۰
بشریٰ نسرین	〃	۳۶
علیم نصرت	〃	۴۴
صفیہ بیگم	〃	۲۳
ممتاز بیگم	〃	۲۵
ثریا اختر	〃	۲۵
بشریٰ تقویٰ	〃	۱۸
نسیم اختر	〃	۱۷
امۃ الحفیظ	〃	۱۹
عطیہ بانو	〃	۱۹
امۃ الباسط	〃	۱۷
امۃ الرشید	〃	۲۱
صفیہ بیگم	〃	۱۷
مسعودہ بیگم	〃	۲۸

سپیشل

نام	نمبر
امۃ الرحیم	۲۷
تقیہ محمد منیر	۲۲
حمیدہ بیگم بھٹی	۲۷
صفیہ بیگم	۲۱

امۃ الہادی	جماعت پنجم	۱۷
مسعودہ طاہرہ	//	۱۷
امۃ المتین	//	۲۱
ناصرہ پروین	//	۱۷
امۃ المنان	//	۲۱
افتخار	//	۲۷
ناصرہ صدیقہ	//	۱۷
بشریٰ باجوہ	//	۱۸
امۃ النصیر ملک	//	۱۷
امینہ بشریٰ	//	۲۰
ممتاز بیگم	//	۲۵
مریم صدیقہ	//	۲۲
مبارکہ شاہدہ	//	۱۷
رضیہ سلطانہ	//	۲۱
مسرت جہاں	//	۱۷
انیسہ	جماعت چہارم	۱۹
امۃ الکریم	//	۱۷
امۃ المتین	//	۲۴
امۃ النصیر	//	۱۷
صادقہ بیگم	//	۱۷
بصیرت اسلام	//	۲۴

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول

امۃ المصور مرزا	۴۰
امۃ النصیر	۳۰
امۃ الرافع	۲۴
امۃ المصور عرفا	۴۰
نفیسہ ریحانہ	۳۰
نسیمہ	۲۹
امۃ الصبور	۲۵
نسرین اختر	۲۵
یاسمین	۲۸
منیر	۳۵
فیروزہ	۳۰
راعنا طلعت	۲۰

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۴۵۰ میں محمد شریف مجاہد ولد ملک چوہدری خان صاحب قوم آوان پیشہ طبابت عمر ۴۳ برس تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کلر کہار ضلع جہلم۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۸}{۵۹}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت نہیں ہے میری آمد بذریعہ حکمت ماہوار مبلغ پچاس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کا بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم

محمد شریف مجاہد ولد ملک چوہدری خان بمقام کلر کہار تحصیل چکوال ضلع جہلم

العبد محمد شریف مجاہد بقلم خود

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت حال کلر کہار

گواہ شد میاں سلطان بخش ولد میاں احمد بخش مرحوم ساکن کلر کہار ضلع جہلم

نمبر ۱۵۴۵۲ میں احمد علی ولد میاں محمود احمد صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ بے کار عمر ۹۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن دوالمیال ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۸}{۵۹}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت جائیداد رہائشی ایک مکان ۳ عدد کمرے پختہ و خام واقعہ دوالمیال ضلع جہلم میں ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ ۱۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط آمد کوئی نہیں۔

العبد احمد علی ولد محمود احمد قوم مغل سکنہ دوالمیال ضلع جہلم

گواہ شد قاضی عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ دوالمیال ضلع جہلم

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

قانون معاوضہ میں ترمیم سے سابقہ نیلام متاثر نہیں ہونگے

لاہور ۱۱ ستمبر قابل اعتماد ذرائع نے بتایا ہے کہ متروکہ فیکٹریوں یا بڑی بلڈنگوں کے نیلام کے سلسلہ میں معاوضہ کے قانون میں جو ترمیم کی جا رہی ہے اس کا اطلاق ان فیکٹریوں اور بلڈنگوں پر نہیں ہوگا جو اب تک نیلام ہو چکی ہیں۔

اس مجوزہ ترمیم کا مضمون یہ ہے کہ آئندہ نیلام میں حصہ لینے والے دعویدار مہاجرین کو انکے دعاوی کی بنیاد پر وضع ہونے والی رقم سے زائد قیمت اقساط میں ادا کرنے کی سہولت نہیں ہوگی۔ بلکہ اگر کسی متروکہ فیکٹری یا بڑی بلڈنگ کی بولی کسی دعویدار مہاجر یا مہاجرین کے نام پر ختم ہوگی۔ تو .... دعویدار .... تو انہیں غیر مقامی افراد یا غیر دعویدار مہاجرین کی طرح قیمت کا پورا احساب خود چکانا ہوگا۔

تاہم متذکرہ ذرائع کا کہنا ہے کہ جو مہاجرین اس ترمیم کے نفاذ سے پہلے متروکہ فیکٹریاں یا بلڈنگیں نیلام میں خرید چکے ہوں گے ان کا سودا منسوخ نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کے لئے وہ تمام سہولتیں برقرار رہیں گی۔ جو نیلام کے موقع پر پیش کی گئی تھیں۔ بالفاظ دیگر یہ ترمیم موثر بہ ماضی نہیں ہوگی اور متعلقہ دعویدار مہاجرین 'بقیہ قیمت' اقساط میں ادا کر سکیں گے یا وہ پوری قیمت کی ادائیگی کے لئے دوسرے دعویدار مہاجرین کو اپنے ساتھ ملا سکیں گے۔

ان ذرائع نے بعض مہاجر حلقوں کے اس تاثر کو سراسر غلط قرار دیا کہ اب تک متروکہ فیکٹریوں کا جو نیلام ہوا ہے وہ منسوخ کر دیا گیا ہے یا منسوخ کر دیا جائیگا۔ اور ترمیم شدہ قانون کے تحت تمام فیکٹریوں کا از سر نو نیلام ہوگا۔" حقیقت یہ ہے کہ جو سودے بذریعہ نیلام ہو چکے ہیں محکمہ آبادی انہیں منسوخ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا بشرطیکہ خریدار کی طرف سے نیلام کی شرائط کی پابندی کی جائے۔

متعلقہ اعلیٰ حکام نے متذکرہ ترمیم کے نفاذ کا انتظار کئے بغیر آئندہ بھی فیکٹریوں بالخصوص کاٹن جننگ فیکٹریوں کا پرانی شرائط کے تحت نیلام جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ (۹ ستمبر) سے بقیہ انتیس جننگ فیکٹریوں کا نیلام شروع ہو گیا ہے۔

ان حکام کے بیان کے مطابق قیام پاکستان کے موقعہ پر مغربی پاکستان میں متروکہ جننگ فیکٹریوں کی کل تعداد ۲۰۴ تھی جن میں سے آج کل ۱۴۳ چالو حالت میں ہیں اسلئے انہی کا نیلام مکمل کیا جا رہا ہے انہوں نے بتایا کہ اب تک ۷۹ جننگ فیکٹریوں کا نیلام ہوا ہے۔ جن میں سے ۵۵ فیکٹریوں کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں اسلئے ان کے خریدار نیلام کی شرائط کے مطابق اپنے دعاوی کے کاغذات داخل کر دیں اور زائد قیمت کی قسط ادا کر دیں تو انہیں قبضہ فوراً مل جانا چاہیئے اور اگر ان میں سے بعض فیکٹریوں کے خریداروں کو ابھی تک قبضہ نہیں دیا گیا تو اس کی وجہ یہی ہوگی کہ انہوں نے ابھی تک شرائط کی تکمیل نہیں کی۔

متعلقہ حکام نے مزید بتایا کہ ان ۷۹ جننگ فیکٹریوں میں سے چوبیس (۲۴) فیکٹریوں کے بارے میں بعض درخواستیں موصول ہوئی ہیں اس لئے ان کا قبضہ دینے کی کارروائی ان درخواستوں کے فیصلوں تک معرض التوا میں رکھی گئی ہے۔

پینتیس (۳۵) جننگ فیکٹریوں کو نیلام کی فہرست سے خارج کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ان فیکٹریوں کے الاٹیوں کا موقف یہ ہے کہ وہ قانون کے تحت انہیں موجودہ بازاری قیمت پر خریدنے کے حقدار ہیں، یہ قابض الاٹی ہندوستان میں رجسٹرڈ فیکٹریاں چھوڑ کر آئے تھے یا ان میں سے ہر ایک کا انڈسٹریل کلیم ایک لاکھ روپے سے زائد مالیت کا منظور ہوا ہے حکومت کی پالیسی کے مطابق ایسے قابض مہاجرین کا متروکہ فیکٹریوں پر فائق حق ہے۔

باقی انتیس (۲۹) جننگ فیکٹریوں کا نیلام کا سے شروع ہو چکا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ہفتہ عشرہ میں یہ کام ختم ہو جائے گا۔ تو خریداروں کو ان کا قبضہ بلا تاخیر دے دیا جائیگا۔ تاکہ جننگ کا سیزن شروع ہونے سے پہلے ان کی مرمت مکمل ہو سکے اس مرمت کے لئے ڈیڑھ دو مہینے درکار ہوتے ہیں۔

ان حکام کو اس حقیقت کا احساس ہے کہ اگر صوبہ میں تمام جننگ فیکٹریاں بر وقت چالو نہ ہوئیں (جیسا کہ آج کل بیشتر فیکٹریاں بند پڑی ہیں) تو نہ صرف کاشتکاروں کو شدید نقصان پہنچے گا۔ بلکہ روئی کی بروقت برآمد نہ ہونے کے باعث زر مبادلہ کی آمدنی بھی کم ہوگی۔

کپاس کی نئی فصل نومبر کے پہلے ہفتہ میں منڈیوں میں آجائے گی۔ اس لئے تمام جننگ فیکٹریاں اکتوبر کے آخر تک چالو حالت میں ہونی چاہیئں۔ اگر اس سال ساری فیکٹریاں بروقت نہ چل سکیں تو چند مالکان فیکٹری کی اجارہ داری ہونے کے باعث کپاس کی قیمت کم ہو جائے گی اور اس طرح کاشتکار کو اپنے خون پسینے کی پیداوار کا بہت کم معاوضہ ملے گا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مغربی پاکستان میں ہر سال تقریباً پندرہ لاکھ گانٹھیں روئی پیدا ہوتی ہے۔ جن میں سے تقریباً گیارہ لاکھ گانٹھیں کپڑے کے مقامی کارخانہ دار خرید لیتے ہیں اور باقی غیر ممالک کو برآمد کی جاتی ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

بانی پاکستان کو قوم کا پُرخلوص خراجِ عقیدت

قائداعظم کے مزار عقیدت مندوں کا ہجوم اور فاتحہ خوانی

کراچی ۱۲ ستمبر۔ کل ساری قوم نے قائداعظم محمد علی جناح کی گیارھویں برسی پورے احترام اور اخلاص کے ساتھ منائی اور ان کے نظریات پر عمل کرنے اور پاکستان کو خوشحال بنانے کا عہد کیا سارے سرکاری دفاتر۔ تجارتی ادارے۔ سکول اور کالج بند تھے اور سرکاری عمارتوں پر قومی جھنڈے سرنگوں کر دیئے گئے۔

کل سارا دن بابائے قوم کے مزار پر فاتحہ خوانی کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔ فاتحہ پڑھنے والوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی۔ سب سے پہلے صدر جنرل محمد ایوب خاں مزار پر پہنچے۔ ان کے ہمراہ کابینہ کے وہ ارکان بھی تھے جو اس وقت کراچی میں موجود تھے۔ صدر نے فاتحہ پڑھی اور مزار پر پھول چڑھائے بعد میں انہوں نے خان لیاقت علی خاں مرحوم اور سردار عبدالرب نشتر مرحوم کے مزاروں پر بھی فاتحہ پڑھی اور پھول چڑھائے محترمہ فاطمہ جناح نے مزار پر پہنچ کر فاتحہ پڑھی اور پھول چڑھائے۔ اس وقت ان کے ہمراہ خواجہ ناظم الدین سابق گورنر جنرل پاکستان بھی تھے۔ عوام کی بڑی تعداد نے جو اس وقت وہاں فاتحہ خوانی کے لئے آئی تھی۔ خاتون پاکستان کو دیکھ کر تالیاں بجائیں۔

ڈپلومیٹک کور کی طرف سے سر ایگزینڈر سائمن ہائی کمشنر برطانیہ متعین کراچی نے مزار پر پھول چڑھائے۔ ان کے بعد غیر ملکیوں کی بہت بڑی تعداد بھی الگ الگ پھول چڑھاتی رہی۔ مشرقی پاکستان ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر محمد ابراہیم اور سیکرٹری مسٹر حفیظ الرحمن نے بھی ایسوسی ایشن کی طرف سے مزار پر فاتحہ پڑھی اور پھول چڑھائے۔ اس کے بعد چار سو کے قریب سکاؤٹ صوبائی سکاؤٹ کمشنر کی قیادت میں مزار پر پہنچے۔ انہوں نے دستہ گلہائے عقیدت اور پھول چڑھائے اور فاتحہ پڑھی۔ پارسیوں، ہندوؤں، یہودیوں اور عیسائیوں کے نمائندوں نے بھی بابائے ملت کو خراج عقیدت پیش کیا اور پھول چڑھائے۔ کراچی کے تعلیمی اداروں کے طلبہ اور اساتذہ کی بڑی تعداد بھی فاتحہ کے لئے مزار پر پہنچی۔

کل کراچی میں کئی اداروں کے زیر اہتمام اجلاس بھی منعقد ہوئے۔ جن میں بابائے قوم معمار پاکستان کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اسی طرح بعض مباحثے بھی ہوئے جن میں بابائے قوم کے مقاصد اور ان کے کارناموں کے بارے میں مقالے پڑھے گئے۔ ریڈیو پاکستان نے بہت سے فیچر پروگرام نشر کئے۔

بھارت کے اقدام پر دلائی لامہ کا اظہار افسوس

نئی دہلی ۱۲ ستمبر۔ دلائی لامہ نے بی بی سی کے ٹیلی ویژن انٹرویو میں اظہار افسوس کیا کہ بھارت نے تبت کا معاملہ اقوام متحدہ میں پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ آپ نے کہا کہ میں اقوام متحدہ کے لئے ایک وفد بھیجوں گا لیکن میں خود بھارت سے باہر نہیں جاؤں گا آپ نے کہا اس معاملے کو اقوام متحدہ میں پیش کرنے کی اخلاقی ذمہ داری برطانیہ پر عائد ہوتی ہے۔ برطانیہ کا فرض ہے کہ وہ تبت کا معاملہ اقوام متحدہ میں پیش کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پاک تبدیلی (بقیہ صفحہ ۵)

شاذونادر کے طور پر اگر کوئی اپنے فطرتی نقص کی وجہ سے صلاحیت میں کم رہا ہو تو وہ شاذونادر میں داخل ہے میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے .... ہزار بھی میں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوں"۔

(الذکر الحکیم)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم و تربیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی برکت سے کتنا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے آنحضرتؐ کی کامل اتباع میں کام کیا اور صرف خدا تعالےٰ کی رضا مقصود و مطلوب تھی اس کا نتیجہ نہایت شاندار نتائج کا حامل ہؤا اور پاک تبدیلی کا موجب۔

فالحمد للہ رب العلمین۔

"قائداعظم کے مشن کی تکمیل ہمارا فرض ہے"

لاہور کے اجتماع میں مسٹر جسٹس محمد شریف کی تقریر

لاہور ۱۲ ستمبر پاکستان سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج مسٹر جسٹس محمد شریف نے پاکستانی عوام کو تلقین کی ہے کہ وہ اسلامی نظریہ حیات کو فروغ دیتے اور پاکستان کو اسلامی بنیادوں پر مستحکم کرنے کے لئے بے لوث خدمت آہنی عزم اور اسلامی اخوت کے جذبہ سے سرشار ہو کر کام کریں اور اس سلسلہ میں اسی ایثار و قربانی کا مظاہرہ کریں جس کا قائداعظم نے ثبوت دیا تھا۔

آپ نے کہا کہ بانی پاکستان قائداعظمؒ کی زندگی کا مشن یہ تھا۔ کہ ایک علیحدہ مملکت قائم کر کے ہندوستان کے مسلمانوں کو اسلامی ضابطہ حیات کے مطابق زندگی بسر کرنے کے مواقع مہیا کئے جائیں چنانچہ اس سلسلہ میں ان کی پیہم و بے غرض کوششیں بار آور ہوئیں اور پاکستان معرض وجود میں آیا۔ لیکن ان کی زندگی نے وفا نہ کی۔ اور انہوں نے جو کام شروع کیا تھا وہ اسے پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے اب اس کام کو مکمل کرنا ہمارا فرض ہے

مسٹر جسٹس محمد شریف نے یہ الفاظ قائداعظمؒ کی برسی کے موقع پر قائداعظمؒ سوسائٹی کے زیر اہتمام پنجاب یونیورسٹی سینیٹ ہال میں منعقد ایک جلسہ میں کہے اس جلسہ میں مقامی ایڈووکیٹ راجہ سید اکبر، مسٹر منظور بخاری مسٹر منظور حسین اور مسٹر قاسم رضوی نے بھی تقاریر کیں اور جلسہ کی صدارت مسٹر جسٹس محمد شریف نے کی۔

قائداعظمؒ کی برسی منانے کے لئے آج صوبائی دارالحکومت میں مختلف سوسائٹیوں اور انجمنوں کے زیر اہتمام جلسے منعقد ہوئے۔ جن میں متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی اور اس سلسلہ میں قائداعظمؒ کی گرانقدر خدمات کا ذکر کیا گیا اور پھر ان جلسوں میں کشمیری مسلمانوں کی آزادی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ صبح کے وقت شہر کی تمام مساجد میں فاتحہ خوانی ہوئی۔ جس کے بعد بانی پاکستان کی مغفرت کیلئے دعائیں کی گئیں اور پھر بعض علاقوں میں غرباء اور مساکین میں کھانا بھی تقسیم کیا گیا۔

انہوں نے مزید کہا کہ قائداعظمؒ کی فرع کی جائے کہ وہ ہم میں موجود نہیں ورنہ ہی ایسے بزرگوں کا اصل طریقہ یہ ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ جو کام انہوں نے شروع کیا تھا وہ کسی حد تک آگے بڑھا ہے اور اس میں ہمارا کس قدر حصہ ہے آپ نے کہا کہ ہمیں قائداعظمؒ کی زندگی اور تعلیم سے سبق حاصل کرنا چاہیئے

پنڈت نہرو کا بیان بقیہ صفحہ اول

آپ نے کہا بھارت اور چین کے تعلقات کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ انکی وجہ سے دونوں ملکوں میں ہیجان و اضطراب اور غم و غصہ پیدا ہو گیا ہے ایسے احساسات سرحد جنگ کا پیش خیمہ ہیں آپ نے اس خیال کو غلط قرار دیا کہ مستقبل میں سرحدوں پر کوئی خطرناک صورت حال پیدا ہو جائے گی۔ آپ نے اس خیال کو بھی غلط قرار دیا کہ دونوں ملکوں میں جنگ شروع ہو جائے گی آپ نے کہا کہ جنگ شروع کرنا حماقت ہوگی۔

پنڈت نہرو سے پوچھا گیا کہ اگر چینیوں نے لانگ جو یا دوسری سرحدی چوکیوں کو خالی کرنے سے انکار کر دیا تو پھر کیا ہوگا پنڈت نہرو نے جواب دیا کہ تشدد کے مظاہرے کا نتیجہ اچھا نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم نے قوت کا مظاہرہ کیا تو کیا اس کا ردعمل نہیں ہوگا؟ آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ گزشتہ کئی دن سے سرحد پر فائرنگ نہیں ہوئی، جب آپ سے فوجی امداد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ یہ اخلاقی کمزوری کی علامت ہے لہٰذا میں اس کا مخالف ہوں